آل عمران : 24

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ

(اسکی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے کہا: ہمیں آگ چند دنوں کے سوا ہرگز نہیں چھوئے گی۔ اور اُن کو اُن کے دین کے بارے میں اِن باتوں نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے جو وہ گھڑتے ہیں۔)

سورۃ البقرۃ: 80 میں بھی یہ بات گزر چکی۔

پچھلی آیت میں تھا کہ یہود اللہ کی کتاب سے منہ موڑتے ہیں۔ اللہ کے حکم کو قبول نہیں کرتے۔ اب یہاں اِس کی وجہ بتائی جا رہی ہے کہ وہ اللہ کی کتاب سے کیوں منہ موڑ جاتے ہیں؟ اللہ کی کتاب کی طرف توجہ کیوں نہیں کرتے؟ حق کو قبول کیوں نہیں کرنا چاہتے؟

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ (یہ اِس وجہ سے ہے کہ انھوں نے کہا: ہمیں آگ چند دنوں کے سوا ہرگز نہیں چھوئے گی)

اُن کا یہ منہ موڑنا، حق سے پھرنا اِس لیے ہے کہ اُن کا عقیدہ خراب ہے۔ آخرت کے بارے میں اُن کا عقیدہ درست نہیں ہے۔ وہ کہتے تھے ہم چند دن کے سوا آگ میں جائیں گے ہی نہیں۔ اِسی لیے وہ دین میں سنجیدہ نہیں۔

تَمَسَّنَا (م س س) ← چھونا (To touch)

یہاں اُن کی باتوں پر غور کریے! انھوں نے کہا: لَن تَمَسَّنَا النَّارُ (ہمیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی)۔ انھوں نے یہ نہیں کہا لَن تُعَذِّبَنَا النَّارُ (ہمیں ہرگز آگ کا عذاب نہیں دیا جائیگا)۔ جیسا کہ ہم دعا کرتے ہیں وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا)۔

اُن کے کہنے کا انداز ایسا ہے جیسے وہ کہہ رہے ہیں کہ آگ میں جانے کی بات تو دُور، ہمیں تو آگ چھوئے گی بھی نہیں۔

النجم: 32 ← ... فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ (پس تم اپنی پاکیزگی کے دعوے نہ کرو)

مَعْدُودَاتٍ (ع د د) :- (جمع القلۃ) گنے چنے یعنی دس یا دس سے کم (آل عمران: 24)
مَعْدُودَةً (ع د د) :- (جمع الکثرۃ) گنے چنے یعنی گیارہ یا گیارہ سے زیادہ (البقرۃ: 80)
مَعْدُودَاتٍ ← جمع سالم (Sound plu.) مَعْدُودَةً ← جمع تکسیر (Broken plu.)

کچھ تفاسیر میں آتا ہے کہ چونکہ ہم نے چالیس (40) دن بچھڑے کی پوجا کی تھی اس لئے چالیس دنوں تک ہمیں آگ چھوئے گی۔

وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (اور انھیں اُن کے دین کے متعلق اِن باتوں نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے جو وہ گھڑتے ہیں)

یہاں غور کیجیے! وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم (اور انھیں اُن کے دین کے بارے میں اِن باتوں نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے)۔ یہاں دِينَ اللّٰه (اللہ کے دین) نہیں کہا گیا۔ یعنی اُن کے اپنے دین کے بارے میں جو انھوں نے خود دین بنائے ہوئے ہے۔ اُن کے اپنے خودساختہ بنائے گئے دین نے انھیں دھوکے میں ڈالا ہے۔ انھیں لگتا ہے یہی دین ہے لیکن دراصل یہ دھوکہ ہے۔

⟸ یہودیوں کے گھڑے ہوئے خودساختہ عقائد:-

1> چند دنوں کے سوا ہمیں آگ نہیں چھوئے گی۔ (البقرۃ: 80، آل عمران: 24)
2> ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے پیارے ہیں۔ (المائدہ: 18)
3> ہم انبیاء کی اولاد ہیں اس لئے وہ ہماری سفارش کریں گے۔
4> اللہ تعالیٰ یعقوبؑ سے وعدہ کر چکا ہے کہ اُن کی اولاد کو سزا نہ دے گا۔
5> صرف یہودی ہی جنت میں جائینگے۔ (البقرۃ: 111)

⟸ نصاریٰ کے گھڑے ہوئے خودساختہ عقائد:-

1> صرف نصاریٰ ہی جنت میں جائیں گے۔ (البقرۃ: 111)
2> ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے پیارے ہیں۔ (المائدہ: 18)
3> عیسیٰؑ ہمارے گناہوں کے کفارہ کے طور پر سولی پر چڑھے۔ اس لئے ہم جہنم میں نہیں جائینگے۔

⟸ مسلمانوں کے گھڑے ہوئے خودساختہ عقائد:-

1> ہم سید خاندان سے ہیں اِس لئے ہماری بیٹھ پاک ہے لہذا ہمیں آگ کا عذاب نہ ہوگا۔ (رسولؐ کے چچا ابوطالب جن سے رسولؐ بہت محبت کرتے تھے۔ وہ بھی اُسی کے خاندان سے تھے پھر بھی چچا ابوطالب جہنم میں ہوگے۔ اِسی طرح نوحؑ اپنے بیٹے اور بیوی کو بھی نہیں بچا سکے گے۔ ابراہیمؑ جو اللہ کے دوست [خلیل اللہ] تھے وہ اپنے باپ کو نہیں بچا سکے گے۔ لوطؑ اپنی بیوی کو نہیں بچا سکے گے۔)
2> کچھ لوگوں نے دنیا میں ہی بہشتی (جنتی) دروازے بنا رکھے ہیں کہ جو کوئی اُس کے نیچے سے مخصوص تاریخ کو مخصوص وقت میں گزر جائے وہ تو جنت میں ضرور جائیگا۔ وہاں اتنی بھیڑ ہوتی ہے کہ کئی لوگ مارے جاتے ہیں اور جانے والوں کو ڈھکیل ڈھکیل کر بھگایا جاتا ہے۔
3> کچھ لوگ اپنے مشائخ اور پیروں جو خواہ زندہ ہوں یا فوت ہو چکے ہوں، اُن سے امید لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ اُن کی شفاعت کرکے انھیں اللہ کی پکڑ سے بچالیں گے۔

البقرۃ: 48 ← وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ
(اور اُس دن [قیامت کے دن] سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول کی جائیگی اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائیگا اور نہ لوگ [کسی اور طرح] مدد کئے جائینگے۔)

یہ صرف یہودیوں کو ہی نہیں بلکہ سب سے کہا جا رہا ہے کہ قیامت کے دن کوئی بھی کسی کے کام نہیں آئیگا۔ کوئی بزرگ، کوئی پیر یا کوئی اور کسی کے کام نہیں آئیگا۔ شرک کرنے والوں کی کوئی شفاعت نہیں کی جائیگی۔

جس قوم کے عقائد آخرت کے بارے میں خراب ہو جائے تو وہ نیکیوں کے کام نہیں کر سکتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ بغیر محنت کے ہمیں جنت ملنے والی ہے تو پھر نیکیوں کے کام کرکے کیا فائدہ! عبادات کرکے کیا فائدہ!
یہی وجہ ہے کہ آج اکثریت اللہ کی کتاب کی طرف نہیں آتی۔ اللہ کے احکام پر عمل نہیں کرنا چاہتی۔ شرک کرکے بھی کہتے ہیں کہ ہم رسولؐ کی امت ہے اس لئے ہم تو جنت میں ضرور جائینگے اور اگر جہنم میں گئے بھی تو نکال دیئے جائینگے۔ حالانکہ شرک کی معافی ہی نہیں ہوگی اگر کوئی شرک پر مر گیا۔

النِّسَاء: 48 ← إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ...
(یقیناً اللہ [اُس گناہ کو] نہیں بخشے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اُس کے سوا [دوسرے گناہ] جس کے لئے چاہے گا بخش دے گا ...)

Compiled by: Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)